حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنا واجب اور انکار کفر ہے

مفتی اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ

جملہ تعریفات اللہ رب العالمین کیلئے اور بہتر انجام متقین کیلئے ہے اور درود و سلام کے لائق اللہ کے بندے، رسول، رحمۃ للعالمین اور ہمارے پیارے نبی محمد رسول ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے وہ پیارے ساتھی ہیں جنہوں نے اللہ رب العزت کی کلام اور رسول اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ کو انتہائی امانت، مضبوطی اور تمام تر معانی و الفاظ کی حفاظت کے ساتھ آئندہ نسل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور وہ اپنے مالک سے راضی ہوئے اور اللہ کریم کا شکر ہے کہ ہمیں عمدہ اور بہتر طریقہ سے انکا پیروکار بنایا۔

امابعد! قدیم اور جدید زمانہ سے ہی علماء عظام کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ احکام کے اثبات اور حلال وحرام کی وضاحت کیلئے جن بنیادی اصول وضوابط پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ دو ہیں۔

۱۔ کتاب اللہ جس میں کسی جانب سے بھی باطل دخل اندازی نہیں کرسکتا۔

۲۔ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی سنت جو کہ وحی الٰہی کی دوسری قسم ہے۔

مذکورہ ادلہ وضوابط پر بے شمار اور مشہور ترین دلائل موجود ہیں۔

اصل اول، اللہ عزوجل کی بابرکت کتاب۔

اللہ جل شانہٗ کی کلام میں مختلف جگہ پر اس کتاب پر عمل واجب قرار دیا گیا ہے اور اسے مضبوطی سے پکڑنا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

۱۔ ﴿اتبعوا ما أنزل اليكم من ربكم و لا تتبعوا من دونه أولياء قليلًا ما تذكرون﴾ [الاعراف:۳] ''پیروی کرو اس چیز کی جو تمہاری طرف نازل کی گئی (یعنی قرآن وحدیث) اور اللہ کے علاوہ دوسرے لوگوں کی پیروی نہ کرو تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

۲۔ ﴿هذا كتاب أنزلنه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون﴾ [الانعام:۱۰۰]

''اور یہ قرآن برکت والی کتاب ہے ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور اس کی

مخالفت سے بچو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔"

۳۔ ﴿قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام یخرجهم من الظلمات الی النور باذنه و یهدیهم الی صراط مستقیم﴾ [المائدہ:۱۶] "تحقیق تمہارے پاس دین اسلام کی روشنی اور کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب آئی، اللہ تعالیٰ اس کتاب کی مدد سے ان لوگوں کو جو اس کی مرضی پر چلتے ہیں سلامتی کے راستے پر چلاتے ہیں اور ان کو اپنے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی عطا فرماتے ہیں اور سیدھے راستے کی رہنمائی فرماتے ہیں۔"

۴۔ ﴿ان الذین کفروا بالذکر لما جاء هم و انه لکتاب عزیز لا یأتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید﴾ [حم السجدہ:۴۱،۴۲] "بیشک وہ لوگ جب ان کے پاس قرآن پہنچا تو تسلیم نہیں کیا (وہ اپنی سزا پالیں گے) اور بلاشبہ وہ عزت والی کتاب ہے اور تحقیق یہ ایسی کتاب ہے جس میں سامنے (ظاہرا) یا پیچھے (پوشیدہ) سے باطل داخل نہیں ہوسکتا نازل کی گئی ہے حکمت والے اور تعریف کیے گئے کی طرف سے۔"

۵۔ ﴿و أوحیی الی هذا القرآن لأ نذر کم به و من بلغ﴾ [الانعام:۱۹] "اور میری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اور تمام لوگوں کو جن کے پاس یہ قرآن پہنچے ڈراؤں۔"

۶۔ ﴿هذا بلاغ للناس و لینذر و ابه﴾ [ابراہیم:۵۲] "یہ قرآن پہنچا دینا ہے لوگوں کو اور تاکہ وہ اس کے ساتھ ڈرائے جائیں۔"

علاوہ ازیں اس موضوع کی دیگر آیات بھی موجود ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحیح فرامین بھی دلالت کرتے ہیں کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑا جائے پھر ایسا آدمی ہدایت سے سرفراز سمجھا جائے گا، جبکہ تارک قرآن گمراہ متصور ہوگا۔

پیغمبر دو جہاں ﷺ کے ارشادات کچھ اس طرح سے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: (انی تارک فیکم مالن تضلوا ان اعتصمتم به کتاب الله) [صحیح مسلم] "بے شک میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم مضبوطی سے اسے پکڑ لو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب اللہ ہے۔" (عن زید بن أرقم رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ انی تارک فیکم ثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله و تمسکوا به و أهل بیتی أذکر کم

الله في أهل بيتي أذكر كم الله في أهل بيتي [صحيح مسلم] و في لفظ قال في القرآن هو حبل الله من تمسک به کان علی الھدی و من ترکه کان علی الضلال) ''حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں روشنی اور ہدایت ہے پس اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور مضبوطی سے پکڑ و ،دوسرے میرے اہل بیت۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی اس کی ناراضگی سے ڈرو) آپؐ نے دوسری دفعہ اسی طرح ارشاد فرمایا اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ قرآن اللہ کی رسی ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔''

اس عنوان پر کثرت سے احادیث موجود ہیں نیز علم وایمان سے سرشار صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے اصحاب علم وعرفان کا اجماع ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑا جائے انہیں کے مطابق فیصلے کیے جائیں اور بوقت ضرورت انہیں کو حاکم تسلیم کیا جائے ایسے اجماع کا وجود اس سلسلہ میں مزید احادیث کو ذکر کرنے سے کفایت کرتا ہے۔

اصل ثانی

وہ اصول جن پر تمام علماء امت کا اجماع ہے ان میں سے دوسرا اصل ایسی حدیث رسول ہے جو صحیح سند سے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو۔ آپ ﷺ کے بعد آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس بنیادی اصول پر ایمان لائیں، اسے قابل حجت سمجھیں اور دیگر افراد امت کو اس اصول کی تعلیم دیں۔ علماء نے اس سلسلہ میں کتب تالیف کی ہیں اور اپنا نظریہ اصول فقہ واصول حدیث کی کتابوں میں بھی واضح کیا ہے اور اصل ثانی کے حجت ہونے پر کثرت سے دلائل موجود ہیں جو کہ آپ کے معاصر اور بعد میں آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں اور اتباع سنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کیونکہ اگر بالفرض ہم حدیث رسولؐ سے راہنمائی حاصل نہ کریں تو نماز کی رکعات وصفات کیسے جان پائیں روزہ، زکوۃ، حج، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تفاصیل کیسے سمجھ سکیں اور اسی طرح معاملات محرمات اور حدود وغیرہ کا مفصل علم کس طرح حاصل کر سکیں۔ اطاعت رسول ﷺ پر دلائل قرآنی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ﴿واطیعوا الله والرسول لعلکم ترحمون﴾ [آل عمران:۱۳۲] ''اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔''

۲۔ ﴿یایھا الذین أمنوا أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر وأحسن تأویلا﴾ [النساء:۵۹] ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ اور حکومت والوں کی فرمانبرداری کرو جو تم میں سے ہوں پس اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔''

۳۔ ﴿من یطع الرسول فقد أطاع اللہ و من تولی فما أرسلنک علیھم حفیظًا﴾ [النساء:۸۰] ''جس نے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو نہ تسلیم کرے تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان مقرر نہیں فرمایا۔'' اور اگر بفرض محال سنت رسول ﷺ کو غیر محفوظ اور ناقابل حجت سمجھا جائے تو کس طرح آپ ﷺ کی اطاعت ممکن ہو سکے اور مختلف فیہ مسائل میں سنت رسول ﷺ کو کیسے حاکم تسلیم کیا جائے گا اور لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) ایسے راستے کی راہنمائی کی ہے جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب سے بڑا جھوٹ، کفر اور اللہ پر بہتان ہے۔

۴۔ ﴿وأنزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم و لعلھم یتفکرون﴾ [النحل:۴۴] ''اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کو کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔''

۵۔ ﴿وما أنزلنا علیک الکتاب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیہ و ھدًی و رحمةً لقوم یؤمنون﴾ [النحل:۶۴] ''اور نہیں اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب مگر تاکہ تو کھول کر بیان کرے لوگوں کیلئے وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ایماندار، قوم کیلئے۔'' تو کس طرح ممکن ہے اللہ عزوجل خود اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے ذمہ کتاب اللہ کی وضاحت کا ذمہ لگائیں اور پھر سنت رسول ﷺ سے اعراض کیا جائے اور اسے ناقابل حجت سمجھا جائے۔

۶۔ ﴿قل أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم و ان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین﴾ [النور:۵۴] ''کہہ دیجئے! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پس اگر وہ اعراض کریں تو اس کا بوجھ اس پر اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ واضح طور پر حکم الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔''

۷۔ ﴿واقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ وأطیعوا الرسول لعلکم ترحمون﴾ [النور:۵۶] ''اور

نماز درستگی سے ادا کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔"

۸۔ ﴿قل یأیها الناس انی رسول الله الیکم جمیعًا الذی له ملک السموات والأرض لا اله الا هو یحیی و یمیت فاٰمنوا بالله ورسوله النبی الأمی الذی یؤمن بالله و کلماته واتبعوه لعلکم تهتدون﴾[الاعراف:۱۰۸]

"کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں و زمین میں بادشاہت ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ زندہ کرتا ہے اور وہ ہی مارتا ہے پس تم ایمان لاؤ اس پر اور اس امی رسول اور نبی ﷺ پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔" مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت و رحمت رسول ﷺ کی اتباع میں ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہ کر لیا جائے اور اس کو صحیح تسلیم کر کے اس پر اعتماد نہ کر لیا جائے۔

۹۔ ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم فتنة أو یصیبهم عذاب الیم﴾ [النور: ۶۳] "پس جو لوگ پیغمبر ﷺ کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے کہ دنیا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آخرت میں تکلیف کا عذاب پہنچے۔"

۱۰۔ ﴿و ما آتاکم الرسول فخذوه و ما نها کم عنه فانتهوا﴾[الحشر:۷] "اور جو حکم پیغمبر ﷺ تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔

اسی طرح بہت سی آیات ہیں جو پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت اور آپؐ کے فرامین کی اتباع کو واجب قرار دیتی ہیں بعینہ اسی طرح جس طرح کہ ذکر کردہ گذشتہ دلائل اللہ کی کتاب کی اتباع کو لازم قرار دیتے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کے اوامر و نواہی کو لازم قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کتاب و سنت دونوں پر عمل کرنا لازم ہے اور آپس میں ان کا ایسا تعلق ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کا انکار ہے اور یہ کفر عین گمراہی اور مخرج ملت ہے۔

آیات قرآنی کی طرح بہت سی احادیث رسول ہیں جو آپؐ کی اطاعت کو واجب اور معصیت و نافرمانی کو حرام قرار دیتی ہیں آپ کے ہمعصر ہوں یا قیامت تک آنے والے تمام امت کے افراد سب اس میں

شامل ہیں اس سلسلہ کی چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ (عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله عليه و سلم قال: من أطاعنی فقد أطاع الله و من عصانی فقد عصی الله)[متفق علیہ] ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی پس بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔''

۲۔ (عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی ﷺ قال: كل امتی يدخلون الجنة الامن أبی قيل يا رسول الله! و من يأبی؟ قال: من أطاعنی دخل الجنه و من عصانی فقد أبی)[صحیح بخاری] ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا تو آپؐ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ کون انکار کرے گا؟ تو فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے انکار کیا۔''

۳۔ (عن المقدام بن معد يكربؓ عن رسول الله ﷺ قال: ألا انی أوتيت الكتاب و مثله معه ليوشک رجل شبعان علی أريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فأحلوه و ما وجدتم فيه من حرام فحرموه)[أخرجه ابوداؤد و ابن ماجة بسند صحيح] ''حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے قرآن اور اس کی مثل (حدیث) دو چیزیں عطا ہوئی ہیں خبردار ممکن ہے کوئی شکم سیر آدمی تخت نشین ہو کر کہے تمہارے لئے صرف قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے پس جو اس میں حلال ہے اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام کیا گیا ہے اسی ہی کو حرام سمجھو۔''

۴۔ (عن ابن أبی رافع عن ابيه عن النبیؐ قال لاألفين أحدكم علی أريكته يأتيه الأمر من أمری مما أمرت به أونهيت عنه فيقول لا ندری ما وجدنا فی كتاب الله اتبعناه)[سنن ابی داؤد و ابن ماجة] ''حضرت ابن ابی رافعؒ اپنے باپ سے اور ابو رافع اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نہ میں پاؤں تم میں سے کسی کو کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہو پھر اس کے پاس میرا کوئی حکم پہنچے یا میں کسی کام سے منع کروں پس وہ کہے کہ ہمیں علم نہیں ہم صرف کتاب اللہ کے احکامات پر عمل کریں گے۔''

۵۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ

نے ارشاد فرمایا: (مثلي و مثلكم كمثل رجل استوقد نارًا فلما أضاء ت ما حولها جعل الفراش و هذه الدواب الائی يقعن في النار يقعن فيها و جعل يحجزهن و يغلبنه فيقتحمن فيها قال فذلک مثلي و مثلكم أنا آخذ بحجز كم عن النار هلم عن النار فتغلبوني و تقتحمون فيها) ''میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب آگ سے ماحول روشن ہو گیا تو پروانے اور دیگر کیڑے جو آگ میں اکثر گرتے ہیں گرنے لگے اور آگ جلانے والا ان کو روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ انہیں روکنے سے ناکام رہتا ہے فرمایا: بس اس طرح میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ سے دور کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر جاؤ لیکن تم بھی مجھے بے بس کرنا چاہتے ہو اور آگ میں داخل ہونا چاہتے ہو۔''

۶۔ (عن الحسن بن جابرؓ قال سمعت المقدام بن معديكرب رضي الله عنه يقول، حرم رسول الله ﷺ أشياء يوم خيبر ثم قال يوشک أحدكم أن يكذبني و هو متكئ يحدث بشئی فيقول بيننا و بينكم كتاب الله فما وجدنا فيه من حلال استحللنا ماوجدنا فيه من حرام حرمناه الا ان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله) [حاکم، ترمذی و ابن ماجہ بسند صحیح]

''حسن بن جابرؓ فرماتے ہیں میں نے مقدام بن معد کربؓ سے کہتے ہوئے سنا، اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ چیزیں خیبر کے دن تم پر حرام فرمائیں پھر فرمایا: ممکن ہے تم سے کوئی مجھے جھٹلائے اس طرح کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو پھر اس کو میری حدیث سنائی جائے اور وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان صرف کتاب اللہ ہی کافی ہے، پس جو اس میں حلال ہے اس کو ہم حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام کیا گیا اس کو حرام سمجھیں گے۔ خبردار! جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دی وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دی۔'' اور یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہؓ کو دوران وعظ و خطبہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر حاضر سننے والا غائب تک میرا پیغام پہنچا دے اور فرماتے 'رب مبلغ أوعى من سامع'' بعض بالواسطہ سننے والے بلا واسطہ سننے والوں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی عمل کرنے والا) اور ایسے ہی الفاظ صحیحین میں وارد ہوئے ہیں کہ (ان النبی ﷺ لما خطب الناس في حجة الوداع في يوم عرفة و في يوم النحر قال لهم: فليبلغ الشاهد الغائب، فرب من يبلغ أوعى له ممن سمعه) ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ اور قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک میری بات پہنچا

دے بعض بالواسطہ سننے والے کیلئے میری بات بلاواسطہ سننے والوں سے زیادہ مفید ہوسکتی ہے۔'' پس معلوم یہ ہوا کہ (الف)......آپؐ کی سنت بلاواسطہ سننے والے اور بالواسطہ سننے والے پر حجت نہ ہوتی تو آپؐ غیر حاضر کو اپنا پیغام پہنچانے کا حکم نہ فرماتے۔

(ب)......آپؐ کی سنت قیامت تک باقی رہنے والی نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس پیغام کو عام کرنے کا حکم نہ دیتے، پس معلوم یہ ہوا کہ اس آدمی کیلئے جس کے پاس آپ ﷺ کی زبانِ اطہر سے صحیح اسانید کے ساتھ سنت رسولؐ پہنچ جائے، قابل حجت ہے۔

صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی قولی و فعلی سنتوں کو حفظ فرمایا اور تابعین تک سنت رسول ﷺ کی روشنی پہنچائی پھر اسے نسل در نسل جید علماء کرام نے صدق و امانت سے اپنے بعد والوں کیلئے نقل فرمایا اور مستقل کتابوں کی شکل میں احادیث رسولؐ کو جمع فرمایا پھر صحیح اور ضعیف کو الگ کر دیا اور اس کیلئے مستقل قوانین وضع کر دیئے۔ تاکہ محفوظ طریقہ سے محفوظ ہاتھوں تک سنت رسولؐ کی رسائی ممکن ہو سکے اور مشاہدہ میں آیا کہ اہل علم و ایمان نے بخاری مسلم و دیگر کتب احادیث کو اسی طرح حفظ کیا جس طرح کتاب اللہ کو حفظ کیا جاتا ہے تاکہ باطل پرست لوگ اس میں تغیر و تبدل اور شکوک و شبہات پیدا کر کے بے فائدہ بنانے کی کوشش نہ کر سکیں۔

قرآن کریم کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ ﴿انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون﴾ [الحجر:۹] ہم نے اس قابل نصیحت کتاب کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔'' اور بلا شک وشبہ سنت رسول ﷺ بھی وحی الٰہی کی قسم ہے اور اللہ کریم نے اسے بھی اسی طرح محفوظ فرمایا جس طرح اپنی کلام قرآن کریم کو محفوظ فرمایا اس کی حفاظت کیلئے ایسے علماء محققین پیدا کر دیئے جو ہر باطل پرست کی تحریف اور ہر بے علم جاہل کی غلط تفسیر سے اسے محفوظ رکھتے ہیں اور ہر جاہل جھوٹے اور ملحد کی کج روی سے بچاتے ہیں کیونکہ اللہ نے اسے قرآن کریم کی تفسیر قرار دیا ہے اور ہر مجمل کی تفسیر و وضاحت کرنے والی بتایا ہے۔

علاوہ ازیں اس میں بعض ایسے اضافی شرعی احکام بھی موجود ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جیسے رضاعت و مواریث کے تفصیلی احکام، کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کو ایک ہی وقت میں ایک ہی آدمی کے نکاح میں دینے کی حرمت وغیرہ جو صرف سنت رسولؐ سے اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ جس طرح کتاب اللہ اور فرامین رسول ﷺ سے عظمتِ سنت اجاگر ہوتی ہے اس طرح صحابہؓ و تابعینؒ اور دیگر اہل علم سے اہمیت سنت کا ثبوت ملتا ہے اور اس پر عمل کے وجوب کا پتہ چلتا ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ کے رسولؐ انتقال فرما گئے تو عرب کے بعض قبائل مرتد اور بعض زکوٰۃ ادا کرنے کے منکر ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم میں اس آدمی سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے۔" یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا؟ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے (أمرت أن أقاتل الناس......) "کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کریں، اس اقرار کے بعد وہ اپنے اموال اور اپنی جانیں بچا پائیں گے سوائے اس کے جو اس حکم کا حق ادا نہ کرے۔"

یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا زکوٰۃ اس کلمہ کے حق میں سے نہیں؟ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ زکوٰۃ میں دیا جانے والا بکری کا بچہ بھی جو رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے، روک لیں تو میں ان سے لڑائی کرونگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات کا سننا تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد وقتال کیلئے کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے اور پھر صحابہ کرامؓ نے بھی اس طرح مانعین زکوٰۃ اور مرتدین سے قتال کیا یہاں تک ان کو واپس دین اور احکام شریعت کی طرف آنے پر مجبور کر دیا اور ارتداد پر باقی رہنے والوں کو قتل کیا اس قصہ میں سنت کی تعظیم اور سنت پر عمل کے واجب ہونے کی واضح دلیل موجود ہے۔

۲۔ ایک عورت (دادی) صدیق اکبرؓ کے پاس آئی اور دادی ہونے کے ناطے وراثت سے حصہ مانگا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں تیرے لئے حصہ مقرر نہیں اور مجھے علم نہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے دادی کیلئے کیا حصہ مقرر کیا ہے لیکن میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا پھر ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا تو بعض صحابہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کیلئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے تو ابوبکر صدیقؓ نے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

۳۔ حضرت عمرؓ اپنے مقرر کردہ گورنروں کو حکم دیا کرتے تھے کہ لوگوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور اگر مسئلہ کا حل کتاب اللہ سے نہ ملے تو سنت رسولؐ کی طرف رجوع کیا کریں۔

ایک دفعہ خود حضرت عمرؓ کے پاس فیصلہ لایا گیا کہ ایک عورت پر کسی نے ظلم کرتے ہوئے اس کے جنین (رحم میں موجود بچہ) کو گرا دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے سوال کیا تو محمد بن مسلمہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سلسلہ میں ایک لونڈی یا غلام ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے تو حضرت عمرؓ نے بھی ظلم کرنے والے پر یہی حکم صادر فرمایا۔

۴۔ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ کے پاس قضیہ پیش کیا گیا کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا ہے وہ اپنے خاوند مرحوم کے گھر عدت گزار سکتی ہے یا نہیں اور حضرت عثمانؓ اس کا حل تلاش نہ کر سکے پھر حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان جو کہ ابو سعید خدریؓ کی بہن تھیں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی عورت کو اپنے فوت ہونے والے خاوند کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا ہے تو حضرت عثمانؓ نے ان سے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا۔ اس طرح حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ پر سنت رسول ﷺ سے راہنمائی لیتے ہوئے حد بھی قائم کی۔

۵۔ حضرت علیؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ (کسی مصلحت کے پیش نظر) حج تمتع سے منع فرماتے ہیں تو انہوں نے علی الاعلان حج کی تمتع کی نیت سے احرام باندھا اور فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کسی کے کہنے پر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

۶۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مجلس میں کسی نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے حوالہ سے حج افراد کو حج تمتع کے مقابل ترجیح دی اور بہتر جانا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں کیونکہ میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی زبان سناتا ہوں اور تم میرے سامنے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی رائے پیش کرتے ہو۔

لمحہ فکر یہ ہے کہ صدیق و فاروق کی رائے پر عمل کرتے ہوئے سنت کی مخالفت لازم آئے اور عقوبت الٰہی کا خدشہ ہو لیکن اگر ان کے مرتبہ سے کہیں کم درجہ رکھنے والوں کی بات اور اجتہاد کی وجہ سے سنت کی مخالفت لازم آئے تو کسی سزا و عتاب کا خدشہ نہ ہو۔

۷۔ کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے عمرؓ کی رائے کو ترجیح دینے کی کوشش کی جس سے سنت رسول ﷺ کی مخالفت لازم آتی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا ہمیں عمرؓ کی اتباع کا حکم ہے یا اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کا؟

۸۔ ایک دفعہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سنت رسول ﷺ کی اہمیت پر گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا کہ آپ ہمیں کتاب اللہ کے بارے میں بتائیں یہ سن کر حضرت عمران سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ سنت کتاب اللہ کی تفسیر ہے اگر سنت رسول ﷺ نہ ہوتی تو نہ ہم یہ جان سکتے ظہر کی چار، مغرب کی تین اور فجر کی دو رکعتیں ہیں اور نہ ہی ہمیں زکوٰۃ وغیرہ کے احکامات کی تفصیل کا علم ہوتا۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اللہ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پڑھ کر سنایا (لا تمنعوا اماء الله مساجد الله) ”کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کے گھر مساجد میں آنے سے نہ روکو۔“ تو ان کے بیٹے نے کہا کہ

اللہ کی قسم! ہم تو ضرور ان کو منع کریں گے، یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شدید ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے کو سرزنش کی اور فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی بات کرتا ہوں اور تو اس کا اپنی رائے سے مقابلہ کرتا ہے۔

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن المغفلؓ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کو دیکھا کہ انگلی پر کنکر رکھ کر پھینک رہا ہے تو اس کو منع فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے اس عمل سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ (وانه لا يصيد صيداً و لا ينكأ عدواً لكنه يكسر السن و يفقأ العين) ''کہ یہ عمل کرنے والا نہ شکار کر سکتا ہے اور نہ دشمن کو قتل کر سکتا ہے بلکہ کسی کا دانت یا آنکھ ضائع کر سکتا ہے۔'' بعدازاں ایک دفعہ حضرت عبداللہؓ نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا کہ تو اللہ کے رسول ﷺ کی بات پر عمل نہیں کرتا اس لئے میں تجھ سے زندگی بھر کلام نہیں کروں گا۔

۱۱۔ امام بیہقیؒ حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر آپ کسی سے سنت رسول ﷺ کے بارے میں گفتگو کریں اور سننے والا کہے کہ ہمیں سنت نہیں صرف قرآن کے بارے میں بتایئے تو سمجھ لیں وہ گمراہ ہے۔

۱۲۔ حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت کتاب اللہ کی تشریح اور اس کے مطلق کو مقید کرنے والی یا ایسے اضافی احکامات کی حامل ہے جو کتاب اللہ میں موجود نہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وأنزلنا اليک الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم و لعلهم يتفكرون﴾ [النحل:۴۴] ''ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کیلئے جو اس میں نازل کیا گیا ہے تو اس کی مکمل وضاحت فرمادے اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔'' اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (الا انی أو تيت الكتاب و مثله معه) ''کہ خبردار مجھے کتاب اللہ اور اس کے مثل ایک اور چیز (حدیث) دی گئی ہے۔''

۱۳۔ امام بیہقیؒ امام عامر الشعبی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے کسی سے فرمایا کہ جب تم نے آثار کو چھوڑ دیا تو تم ہلاک ہو گئے۔ آثار سے مراد وہ احادیث رسولؐ لیتے ہیں۔

۱۴۔ نیز امام بیہقیؒ امام اوزاعیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے کسی ساتھی کو نصیحت فرمارہے تھے کہ جب تیرے پاس اللہ کے رسول کا فرمان پہنچ جائے تو اس کے مقابلہ میں کوئی بات کہنے سے پرہیز کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ اللہ ہی کا پیغام پہنچانے آئے تھے۔

۱۵۔ حضرت سفیان الثوری جو کہ جلیل القدر امام تھے فرمایا کرتے تھے کہ حقیقت میں علم وہ ہے جسے ہم علم

حدیث کہتے ہیں۔ بیہقی۔

۱۶۔ امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے: ''ہم میں سے ہر ایک کی بات رد کی جا سکتی ہے سوائے اس قبر والے کی بات کے'' اور قبر رسول ﷺ کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۷۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ کے حبیب کی بات آ جائے تو سر آنکھوں پر۔

۱۸۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے حدیث مصطفیٰ ﷺ بیان کی جائے اور میں اسے تسلیم نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ سمجھ لینا میری عقل خراب ہو گئی ہے۔

۱۹۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے ایک شاگرد سے فرماتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ ہی امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید کرنا بلکہ وہاں سے دین کی معلومات حاصل کر جہاں سے ہم نے حاصل کی ہیں۔

نیز فرمایا کہ مجھے ایسی قوم سے تعجب ہے جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات صحیح سند سے پہچان لی پھر بھی وہ امام سفیان کی رائے کو اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم﴾ ''پس چاہیے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ڈر جائیں اس بات سے کہ ان کو فتنہ (شرک) یا دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔'' پھر فرمایا کیا آپ جانتے ہیں فتنہ کیا ہے فتنہ شرک کو کہتے ہیں یعنی جب کوئی پیارے پیغمبر ﷺ کی بات کو رد کرتا ہے تو ممکن ہے اس کے دل میں کج روی آئے اور وہ ہلاک ہو جائے۔

۲۰۔ امام بیہقیؒ نے جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان ﴿فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی الله والرسول﴾ میں اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد مختلف فیہ معاملہ کو کتاب اللہ اور رسول سے مراد سنت رسول ﷺ کی طرف لوٹانا ہے۔

۲۱۔ امام بیہقیؒ نے علامہ زہریؒ کا فرمان نقل کرتے ہوئے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اسلاف کا نظریہ تھا کہ سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑنا نجات کا ضامن ہے۔

۲۲۔ علامہ موفق الدین ابن قدامہ اپنی کتاب ''روضۃ الناظر'' میں اصول احکام کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مراجع الاحکام میں سے دوسرا اصل سنت رسول ﷺ ہے اور یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات قابل حجت ہے کیونکہ قرآن کریم آپ ﷺ کی صداقت پر گواہ ہے اور اللہ نے آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے

اور آپؐ کے حکم کی ممانعت سے ڈرایا ہے۔''

۲۳۔ حضرت امام ابن کثیرؒ ﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امر سے مراد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے اور یہی حکم ہی پیارے پیغمبر کا راستہ طریقہ اور شریعت ہے لہٰذا ہر قول و عمل کا اس کے قول و عمل سے وزن کیا جائے جو موافق ہوگا قبول کیا جائے گا اور جو مخالف ہوگا رد کر دیا جائے گا۔ اس کا کہنے والا چاہے کتنے ہی مرتبے والا کیوں نہ ہو جس طرح بخاری مسلم میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے (من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد) ''کہ جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے حکم و سیرت کے مخالف ہو پس وہ مردود ہے۔'' پھر امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جو پیغمبرؐ کی نافذ کردہ شریعت سے منہ موڑتا ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے ڈرنا چاہیے کہ ﴿أن تصيبهم فتنة﴾ ان کو فتنہ یعنی کفر، نفاق اور بدعت کی بیماری نہ لگ جائے ﴿أو يصيبهم عذاب اليم﴾

یا عذاب الیم یعنی دنیا میں قتل، حد یا قید وغیرہ کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑے۔

۲۴۔ علامہ سیوطیؒ اپنے مشہور رسالہ ''مفتاح الجنة في الاحتجاج بالسنة'' میں لکھتے ہیں: تم پر اللہ رحمت فرمائے یہ بات جان لو کہ پیارے پیغمبرؐ کی حدیث قولی ہو یا فعلی اپنی تمام تر شروط صحت کے ساتھ قابل حجت ہے۔ جس نے اس کا انکار کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج متصور ہو گیا اور قیامت کے دن یہود و نصاریٰ کے ساتھ یا کسی بھی کافر فرقہ سے اٹھایا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور دیگر فاضلین علماء سے سنت کی تعظیم اور اس پر عمل کے واجب ہونے پر کثیر کلام موجود ہے لہٰذا سنت کی مخالفت سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ جو آیات قرآنیہ، احادیث رسولؐ اور دیگر آثار ہم نے ذکر کیے ہیں وہ سنت رسول ﷺ کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے کافی ہونگے اور طالب حق کو تسلی بخش جواب فراہم کریں گے۔

ہم سب مل کر اپنے اور تمام اہل اسلام کیلئے اللہ رب العزت سے ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے وہ راضی ہو جائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رہنے کی استدعا ہے جو اس کے غضب کا سبب بنتے ہوں نیز اس ہی سے صراط مستقیم کی راہنمائی طلب کرتے ہیں بے شک وہ تمام دعاؤں کا سننے والا ہے اور اپنے علم سے ہر ایک کے قریب ہے اور درود و سلام ہوں اللہ کے عاجز بندے، رسول اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اصحابؓ اور دیگر تمام متبعینؒ پر جنہوں نے اچھے طریقے سے آپ کی اتباع کی۔